OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 7 Issue 3 (July-September 2024)

ماہنامہ مجلہ " مراۃالعارفین انٹرنیشنل" :اسلامی فکر وثقافت کا روشن مینار

Monthly Journal " Mirrat-ul-Arifeen International ": A Beacon of Islamic Thought and Culture

Sana Khalid

MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, The Women University, Multan

Dr. Sameera Safdar

Lecturer, Department of Islamic Studies, The Women University, Multan

Abstract

Islamic journals serve as pivotal platforms for disseminating knowledge on a wide array of topics, including theology, jurisprudence, history, culture and contemporary issues affecting the Muslim world. Pakistan's renowned monthly journal "Mirrat UI Arifeen International" stands as a beacon of Islamic thought and culture, illuminating the rich tapestry of the Islamic intellectual and spiritual heritage. This article explores the journal's role in fostering a deeper understanding of Islamic principles, ethics, and cultural practices. Through its diverse range of articles, essays, and scholarly contributions, "Mirrat UI Arifeen International" serves as a vital platform for contemporary discourse on Islamic philosophy, jurisprudence and spirituality. The journal's commitment to high-quality content and intellectual rigor has established it as a trusted resource for scholars, students, and general readers alike. The journal not only preserves traditional Islamic wisdom but also addresses modern challenges, fostering a global community of knowledgeable and engaged individuals. This article highlights the journal's impact

CC BY

on promoting a nuanced and informed perspective of Islam, bridging the gap between tradition and modernity, and nurturing a global community of engaged readers.

Keywords: monthly urdu journals, islamic journals, mirrat-ul-Arifeen, sultan ahmed ali,sufi journals, sufism, sultan-al-Arifeen , sultan bahoo

تمہید

رسائل و جرائد انسان کی ذہنی و فکری رہنمائی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ رسائل اپنے عہد کے تخلیقی و انقلابی مرحلے کے علاوہ ترقیاتی سفر اور تدریجی مرحلوں کے اہم ترین دستاویزات شمار ہوتے ہیں۔ کسی ملک یا قوم کی علمی اور معاشرتی سرگرمیوں کا جائزہ لینے اور ان کے ذوق و رجحانات کو جاننے کے لیے اس علاقے کے رسائل کا مطالعہ اس لیے اہم ہوتا ہے کیونکہ یہ رسائل تہذیب اور معاشرتی اقدار کو جنم بھی دیتے ہیں، انہیں پروان چڑھاتے ہیں اور محفوظ بھی رکھتے ہیں۔ جس قدر خبروں، اطلاعات اور اعلانات، ملکی و غیر ملکی معلومات کے لیے اخبارات ہمارے لیے ناگزیر ہیں تو رسائل و جرائد بھی مختلف و منفرد موضوعات پر مبنی تحریروں کی بدولت اس قدر اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ کوئی قوم ذہنی ترقی محض اطلاعات کے بل بوتے پر نہیں کر سکتی بلکہ مختلف اصناف سخن کے علمی، فنی اور ادبی موضوعات کے حامل جرائد بھی معاشرے میں فکری بیداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ رسائل کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ یہ رسائل اپنے عہد کے مصنفین کی آراء سے آراستہ ہوتے ہیں اور حقیقتاً یہ اپنے عہد کی آواز ہوتے ہے اور اپنے عہد کے نقائص کو رفع کرنے کیلئے کئی اصلاحات کے تصورات کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں سے اس دور کے نشو نما پاتے روایات، رجحانات و میلانات، رواج و اقدار اور معاشرے کے علمی و ادبی انداز و اطوار کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ رسائل و جرائد جہاں ایک طرف علمی مواد کی معلومات فراہم کرتے ہیں وہاں معاشرے کی اصلاح کی راہ بھی ہموار کرتے ہیں۔ رسائل قارئین کی ذہنی ضرورتوں کی تکمیل کرتے ہیں اور مستقبل کے بدلتے دستور و طور طریقے کی طرف ان کی رہنمائی میں مدد دیتے ہیں۔ کسی معاشرے کی شرح خواندگی اور اہلِ علم کے ذہنی میلان کا اندازہ بھی اس میں اشاعت پذیر ہوتے رسائل کے علمی معیار و مرتبہ اور عوام الناس میں انکی مقبولیت و رجحان سے لگایا جا سکتا ہے۔ رسائل سے معاشرے کی سوچ میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے اور فکری انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔
پاکستان، جس کی شرح خواندگی آج کے انتہائی تیزی سے تغیر پذیر ہوتی اور ترقی کرتی دنیا میں بھی ایک اندازے کے مطابق محض 62.3٪ ہے.[1] اس پریشان کن شرح کے مطابق اس ملک میں جہاں آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے وہاں 60 ملین سے زائد افراد ناخواندہ ہیں. نا صرف تعلیم کے حق سے محروم ہیں بلکہ ڈیجیٹلائیزیشن کے اس دور میں بھی شعبہ ہائے زندگی کی بنیادی سہولیات کے حصول سے محروم ہیں۔ ان حالات کے مقابلے اور ملکی بہتری کی خاطر سرکاری و نجی سطح پر کئی اقدامات کیے جا رہے ہیں، مختلف اداروں کا اجراء کیا جارہاہے اور کئی شعبوں کی اصلاح بھی جاری ہے. مزید متعدد تعلیمی اداروں اور مراکز کو قائم کرنے کے ساتھ ان اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے نفوس کے بہتر مستقبل کی جانب توجہ بھی مرکوز کی جارہی ہے. تاہم کسی بھی معاشرے میں علم کے حصول کا ذریعہ محض وہاں کے تعلیمی ادارے نہیں بلکہ اس معاشرے میں رائج عوامی رجحان کے حامل مواصلاتی ذرائع سے بھی ہوتا ہے جن میں ریڈیو، ٹی-وی، اخبارات کے علاوہ رسائل و جرائد اور سوشل میڈیا شامل ہیں۔ یہ

ذرائع نہ صرف علم کے فروغ میں معاون ثابت ہوتے ہیں بلکہ معاشرے میں زمانے کے لحاظ سے انسان کی فکر و سوچ میں انقلاب برپا کرتے ہیں اور یوں ان سہولیات سے ایک کم تعلیم یافتہ انسان بھی معاشرے میں رائج جدید رجحانات سے متعارف ہوتا ہے۔
ادبی رسائل، زبان وادب کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مختلف زبانوں کے وجود کی بدولت اپنے عہد کی اہم اور رائج زبانوں اور عام فہم اسلوب کے معیار کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاکستان کی قومی زبان اردو کے علاوہ 68 سے زائد علاقائی زبانیں اس ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔[2] اور اس خطے میں بولی جانے والی بین الاقوامی زبانیں اس کے علاوہ ہیں۔ ان سمیت پاکستان کی معروف علاقائی زبانوں جیسے پنجابی، سرائیکی، سندھی، بلوچی، پشتو وغیرہ میں بھی متعدد رسائل و جرائد اپنی ثقافت و دور کے حالات و مسائل کی ترجمانی کرتے رہے ہیں اور گزرتے دور کے ساتھ ساتھ اپنے طرز میں بھی جدت اپنارہے ہیں۔ جسطرح قیامِ پاکستان کے بعد کے ادوار کے رسائل کا جائزہ لیا جائے تو وہ آزادی و حریت کا پیغام لیے جہاں ایک طرف انقلابی سیاسی حالات کا اثر ظاہر کر رہے ہیں وہیں مملکت کی ترقی و استقامت کی خاطر عوام کو فوج، حکومت و سیاسی لیڈروں کے اقدامات کی تشہیر کے علاوہ اس ملک کی بقا کا مقصد لیے ہوئے ہیں. پھر اسکے بعد کے دور کے حالات کی مطابقت سے اضافی اور جدید معلومات کو بھی شامل کرتے گئے۔ رفتہ رفتہ اردو زبان کے ادبی رسائل جدت پذیر ہوئے اور آج منفرد موضوعات اور مختلف علوم کے مضامین سمیت عصرِ حاضر کے مسائل کے علاوہ کھیلوں، سائنس و ٹیکنالوجی اور مختلف طرز کی تفریح و ضیافت کا سامان بھی لیے ہوئے ہیں.

فقط اردو زبان کی ہی بات کی جائے تو پاکستان کے موجودہ دور کے رسائل و جرائد کی بہتاط ہے۔[3] پاکستان میں اردو زبان کے کئی ہفتہ وار، ماہنامہ، سہ ماہی اور سالانہ رسائل ملک بھر میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں جو تسلسل کے ساتھ مختلف عمر کے عوامی طبقات کے لیے شائع ہو رہے ہیں. بچوں کی تربیت و اصلاح کے لیے ہمدرد نونہال، پھول، تعلیم و تربیت، بزم تعلیم، بچوں کا اشتیاق وغیرہ جیسے بے شمار رسائل قابلِ تحسین ہیں جو بچوں کی ذہن سازی اور فکری نشوونما میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں. اسی طرح نوجوانوں اور بڑی عمر کے حضرات کے لیے بھی پاکستان بھر کے مختلف شہروں اور اضلاع میں فنی و ادبی تحریروں پر مبنی رسائل و جرائد کثیر تعداد میں میسر ہیں. تاہم عصرِ حاظر میں متعدد رسائل میں ایسی تحریروں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے جن کو کسی صورت بھی ادبی نہیں کہا جا سکتا. موجودہ دور کے کچھ بے باک اور غیر اخلاقی افسانوں اور ناول کے علاوہ سیاسی کالم کی تحریر میں ایسے غیر مناسب الفاظ استعمال کیے جارہے ہیں جو نا صرف اردو ادب کے معیار کے خلاف ہیں بلکہ کردار شکنی پر مبنی ہوتے ہیں اور قارئین کے ذہنوں میں بھی منفی اثرات پیدا کرتے ہیں. انہیں باغی بناتے ہیں اور یوں نوجوانوں کی ایک تعداد معاشرے میں کئی قسم کے فتنوں و فساد کا موجب بنتی ہے. چند رسائل میں ادب کی خدمات کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ عموماً کئی رسائل مواد میں بے ترتیبی کے باعث نام نہاد سیکولر ازم کی آڑ میں اسلامی مضامین سمیت ایسے مضامین کو بھی شامل کر کے اشاعت پذیر ہوتے ہیں جو کہ متنازعہ تحریر پر مبنی ہوتے ہیں، فحاشی و بے باکی کو فروغ دیتے ہیں معاشرے میں بھی تنازعات کا باعث بنتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌۙ-فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِؕ-وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [4] "بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"
بیسویں صدی کے اواخر میں پاکستان کے دیگر شعبوں کی طرح رسائل میں بھی تجدید اور احیاء کا انقلابی دور گزرا۔ طباعت و اشاعت کے لیے جدید مشنری کا استعمال اور اسکے بعد رسائل کی آن لائن دستیابی کی طرف توجہ دی گئی۔ عصرِ حاضر کے تناظر

میں رسائل کی اشاعت کے انداز کو بھی جدت پسندی کے مراحل سے گزرنے کی ضرورت رہی چنانچہ الیکٹرانک میڈیا کے اس دور میں ان کا انداز بھی زمانے کی احتیاج کے مطابق ڈھلا اور کتابی شکل کے علاوہ بے شمار ویب سائٹس، apps اور ای-بکس (ebooks) کے علاوہ متعدد online articles کی صورت میں ہر کسی کے لیے قابلِ رسائی بنا۔ موجودہ دور میں بہت سی معلومات جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے حاصل ہو جاتی ہے پھر بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس لحاظ سے عوام الناس دو طبقات میں منقسم ہے؛ ایک وہ جو آج بھی تصانیف کو براہِ راست طبع شدہ صورت میں ہی پڑھنے کے خواہاں ہیں اسی بدولت آج بھی درجنوں رسائل و جرائد پابندی سے شائع ہوتے ہیں۔ اور دوسرا جدت پسند طبقہ جو الیکٹرانک میڈیا اور جدید ذرائع سے استفادہ حاصل کرتا ہے اور بیشتر مواد تک رسائی ویب سائٹس، ایپ اور دیگر سوشل میڈیا کے ذریعے کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ جسکی وجہ انکی آسان دستیابی ہے۔ تاہم آج بھی رسائل کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ برقرار ہے۔

سابقہ دو دہائیوں سے پاکستان کے مذہبی رسائل کے رجحان و اسلوب نے نیا رخ اپنایا۔ فقط قرآنی علوم اور احادیث پر مبنی مضامین کو اپنے شمارے میں شائع کرنے کی بجائے اضافی طور پر خالص تحقیقی و علمی تحریر پر مبنی آرٹیکلز، مجلات و مضامین کو بھی باقاعدہ اپنے شماروں کا حصہ بنایا۔ ان تحقیقی مضامین کی جانچ پڑتال کے بھی اصول وضوابط متعین کیے گئے اور ان کے درست حوالہ جات پر بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ تاکہ عوام الناس کو اسلام کی حقیقی اور درست تعلیم مہیا کی جائے۔ اس قسم کے عوامی رسائل نے اپنے تحقیقی معیار کی بدولت عوام میں جلد مقبولیت حاصل کی اور اپنے قارئین کے شعور میں ذاتی طور پر اسلامی تعلیمات کی سمجھ بوجھ کے لئے تحقیق کا ذوق سمو دیا۔ نوجوان، کسی بھی معاشرے کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ آج کے تغیر پزیر، جدت پسند اور حیرت انگیز تیزی سے ترقی کرتے انقلابی دور میں نوجوانوں سمیت بعض دیگر افراد بھی انتہائی جامع اور آسان فہم علم کی تلاش میں ہیں جو کم وقت میں ہی انہیں مطلوبہ معلومات فراہم کر دے۔ ہے۔ انتہائی تیزی سے عروج پاتی، جدت پسندی اختیار کرتی، اس انقلابی دنیا میں جہاں بیشتر افراد دستیابی وقت میں قلت کی بدولت آجکل کئی قارئین کا رجحان قدیم بنیادی ماخذ کی ضخیم اور کثیر ذخیرۂ الفاظ کی حامل کتب کی بجائے سادہ اسلوب اور سہل اندازِ بیاں پر مبنی مختصر و جامع تصانیف اور رسائل و جرائد بالخصوص انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر موجود مواد کے مطالعہ کی طرف مرکوز ہے۔ رسائل اسی لیے بھی بہترین انتخاب اور توجہ کا مرکز ہیں کہ یہ ایک ہی جریدے میں منفرد موضوعات کے کئی مضامین سے ذہن کو آراستہ کر دیتے ہیں۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[5]

" اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے، اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"

اشاعتِ اسلام کے دو اہم ذرائع "تحریر" اور دوسرا "تقریر" میں سے رسائل اول ذکر ذریعے سے تبلیغ اسلام کا فریضہ بخوبی سرانجام دیتے ہیں۔ ان حالات میں جہاں ایک طرف جدت پسندی کا لبادہ اوڑھے کچھ پاکستانی رسائل محض چند رسمی دینی معلومات کو چند صفحات تک ہی محدود رکھتے ہیں وہاں مکمل طور پر خالص دینی معلومات اور اس سے متعلقہ مضامین پر مبنی رسائل معاشرے کے فتنوں کے سدباب کے لیے انتہائی مؤثر اور اہم کردار ادا کرتے ہیں. اپنے قارئین پر مثبت اثر ڈالتے ہیں. انکے ذہنوں کو جلا بخشتے ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات و درس سے مستفیض کرتے ہیں. دینی رسائل لوگوں کو دین خالص کی تعلیمات سے روشناس اور معاشرے میں پروان چڑھتے موجودہ فتنوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ جب کہ یہ دینی رسائل و جرائد ہماری اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تہذیب و ثقافت اور دینی صحافت کا اہم حصہ بھی ہیں۔ موجودہ دور میں دینی و مذہبی رسائل کی کثیر تعداد اشاعت و طباعت کے مراحل سے گزر کر معاشرے کے عام وخواص افراد کو اپنی ادبی خدمات سے بہرہ ور کر رہے ہیں۔ مزید یہ

کہ بیشتر رسائل ضرورت کے پیشِ نظر آن لائن بھی دستیاب ہیں۔ مجموعی طور پر پاکستان کے عوام میں ایسے رسائل کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ملتی جو کہ کلی طور پر اسلام کے حقیقی معنوں پر مبنی مضامین و آرٹیکلز کی اشاعت و ترسیل کا عمل غیر جانب داری سے بغیر کسی مذہبی و سیاسی فرقہ کے فروغ اور انکی پشت پناہی کے پورا کریں۔ تاہم معروف و مشہور دینی رسائل میں بیشتر سے عوام خاطر خواہ مستفید ہو رہے ہیں جو دین کی حقیقی تعلیمات کے فروغ اور عوام کی فکری بہبود میں مثبت کردار ادا کر رہے ہیں۔

سال ۲۰۰۰ء سے بلا تعطل اور باقاعدگی سے شائع ہونے والا دینی و علمی صحافت کا شاہکار اردو کا تحقیقی و عوامی ماہنامہ مجلّہ "مراۃ العارفین انٹرنیشنل" اسی طرز کے خالص علمی و معیاری رسائل میں سے ہے جو اشاعتِ دین کے پیشِ نظر عوام تک نہ صرف اسلامی معلومات پر مبنی معیاری مضامین پہنچانے میں معاون ثابت ہوا بلکہ تعلیماتِ باہو کا عام فہم انداز میں فروغ کیا اور جس نے اپنے دیگر قومی و بین الاقوامی مضامین کی بدولت عوام کی نظریاتی تربیت میں مثبت کردار ادا کرنے کی وجہ سے خاصی پسندیدگی و مقبولیت حاصل کی۔

وجۂ اسمیہ

مذکورہ ماہنامہ کا نام سید الشہداء نواسۂ رسول ﷺ حضرت امام حسینؑ کی ایک عظیم تصنیف "مراۃ العارفین" پر رکھا گیا ہے۔ مراۃ آئینے کو کہتے ہیں[6] جبکہ "عارفین" عارف کی جمع ہے اور عارف کے معنی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور پہچان رکھنے والا کے ہیں۔ اس سے مراد صوفیائے کرام اور اولیاء کرام ہیں۔ "مراۃ العارفین" نام رکھنے کا مقصد سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی نسبت سے آپؒ کی تعلیمات کی عکاسی کرتے ہوئے اس مجلّے کا شائع ہونا ہے اور عارفین (صوفیاء) کی تعلیمات کو اس میں پیش کرنا ہے۔

تعارف

مراۃ العارفین انٹرنیشنل ایک معروف اسلامی جریدہ ہے جو دینی اور ثقافتی لٹریچر کے میدان میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہونے والا یہ ماہنامہ اپنی بصیرت افروز مضامین، علمی تجزیوں اور معاصر و تاریخی اسلامی مسائل کے جامع احاطہ کے لیے جانا جاتا ہے اور اپنے متنوع قارئین کے لیے نہایت مفید اور پر اثر ثابت ہوا ہے۔ ان کے علم و دانش اور فہم و فراست میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کی نسبت سے شائع ہونے والا یہ مجلہ حقیقی معنوں میں فلسفۂ وحدانیت کا ترجمان ہے۔

اس مجلہ کا مندرجہ ذیل تعارف بھی اسکی ویب سائٹ پر دی گئی معلومات سے ماخوذ ہے۔ مراۃ العارفین انٹرنیشنل" اردو کا ماہانہ تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ میگزین اپریل2000ء سے مُسلسل شائع ہو رہا ہے جس میں عالمی حالات، اِسلامی دُنیا کے مسائل اور اُن کا حل، اِسلامی جمہوریّہ پاکستان کو درپیش چیلنجز، نظریۂ پاکستان، صوفیائے کرام کی تعلیمات، اقبالیات اور دیگر فکری و علمی موضوعات پہ جامع و مُستند تحاریر و مضامین کو شائع کیا جاتا ہے۔ نیز منتخب موضوعات پہ خصوصی شماروں کی اشاعت بھی کی جاتی ہے۔[7]

پاکستان کے تمام مذہبی رسائل میں یہ ماہنامہ کثیر الاشاعتی اور عالمی مذہبی مجلہ بن چکا ہے۔ جسکے ہر شمارے کی تقریباً ایک لاکھ سے زائد کاپیاں شائع ہوتی ہیں۔ رواں سال اس ماہنامہ کو کامیابی سے اشاعت پذیر ہوتے 24 سال مکمل ہوئے اور یوں اس ماہ تک قریباً 290 جریدے عوام کی خدمت میں پیش کیے جا چکے ہیں۔ اس میگزین کی ایک خصوصیت اسکا Public Awareness Message یعنی عوام کیلئے آگاہی پیغام، پر مبنی صفحہ ہے۔[8] جس پر عالمی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام کے لیے خصوصی پیغام شامل کیا جاتا ہے۔ ہر ماہنامہ ایک منفرد پیغام کے ساتھ منظرِ عام پر آتا ہے جسے نہاہت ہی جاذب نظر بنانے کے لیے دلچسپ فونٹ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں موجودہ سال کے تازہ ترین اگست کے شمارے میں مسئلہ فلسطین کے پیشِ نظر

اکتوبر 2023ء سے اگست 2024ء تک غزہ میں ہونے والے علمناک ظلم کے شکار افراد کی مختصر شماریاتی رپورٹ کو عوام کی توجہ کا مرکز بنایا گیا اور بین الاقوامی برادری بالخصوص عالم اسلام کے اتحاد و فکری بیداری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔
ہر شمارے کی ابتداء قرآن مجید کی کسی ایک آیت مبارکہ کو بمع ترجمہ، کسی حدیث مبارکہ کے متن کو بمعہ ترجمہ، سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے کسی ایک قول، سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ کے کسی ایک پنجابی شعر، قائداعظم محمد علی جناح کے کسی ایک قول اور حکیم الامت شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ کے کسی ایک شعر کو شامل کر کے ہوتی ہے۔ یہ صفحہ اقتباس کے نام سے موسوم ہے، اس صفحہ کے بعد دستک کے عنوان سے اداریہ موجود ہوتا ہے جو حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں لکھا جاتا ہے۔ دستک کے بعد مقالوں و مضامین کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔[9] باھو شناسی کے ضمن میں ابیات باھو کے اشعار کا سلسلہ وار تسلسل سے شائع ہونا بھی اس ماہنامہ کی ایک منفرد و نمایاں خصوصیت ہے۔ ہر شمارے کے اختتام پر "ابیاتِ باھو" کے چند ایک اشعار کو ترجمہ اور آسان فہم انداز میں اسکی تشریح کو اردو زبان میں بیان کیا جاتا ہے۔

مراۃ العارفین انٹرنیشنل کا آغاز و اجراء

مراۃ العارفین انٹرنیشنل کا قیام اس نظریے کے تحت ہوا کہ اسلامی علوم کو فروغ دیا جائے، قرآن مجید اور احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں اولیائے کاملین کی تعلیمات کو عوام النّاس تک پہنچایا جائے تاکہ عوام میں اجتماعیت کا شعور اجاگر ہو اور روایتی اسلامی تعلیمات اور جدید دور کے چیلنجز کے درمیان پل قائم کیا جائے۔ اپنے آغاز سے ہی یہ جریدہ اپنے مشن کے ساتھ مخلص رہا ہے کہ وہ مستند اسلامی مواد فراہم کرے جو مسلم امت کی علمی اور روحانی ضروریات سے ہم آہنگ ہو۔ اس ماہنامہ کی بنیاد "سلطان الفقر ششم سلطان محمد اصغر علیؒ" نے رکھی۔ آپؒ 14 اگست 1947ء بروز جمعتہ المبارک قصبہ سمندری گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم گڑھ مہاراجہ میں حاصل کی پھر جھنگ کے اسلامیہ سکول سے مڈل کا امتحان پاس کیا اور اسکے بعد نوشہرہ وادی سون ضلع خوشاب سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے تقاضوں کے مطابق راہ فقر میں انقلابی اقدامات کیے اور 1989ء میں اصلاحی جماعت قائم کی۔ جسکے بعد 1994ء میں نشرواشاعت کا باقاعدہ ایک شعبہ قائم کیا جس کے تحت سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب کو بہترین ترجمہ کے ساتھ منظر عام پر لایا گیا۔ اپریل 2000ء میں ماہنامہ ”مراۃ العارفین کا آغاز کیا گیا جو حضرت سخی سلطان باھو کی تعلیماتِ فقر پر مبنی تھا۔ تیئس سال مسند تلقین وارشاد پر فائز رہنے کے بعد 26 دسمبر 2003ء (2۔ ذیقعد 1424ھ) کو جمعتہ المبارک کے دن آپ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔[10] ماہنامہ مراۃ العارفین کے پہلے شمارے سے متعلق سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن اپنی ایک تصنیف میں بیان کرتے ہیں:

> "دسمبر 1999ء میں سلطان الفقر سلطان محمد اصغر علی نے اس خادم کو فقر کی تعلیمات اور اسم اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے ایک ماہانہ رسالہ جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ میں چونکہ سرکاری ملازم تھا اور سرکاری ملازم کو اور کوئی کام کرنے کی قانونی طور پر اجازت نہیں ہوتی اس لیے آپ نے مجھے ابوالمرتضیٰ کی کنیت سے اس رسالہ کا چیف ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ دفتر اصلاحی جماعت داروغہ والا لاہور میں اس کا دفتر قائم کیا گیا۔ اپریل 2000ء میں مرآۃ العارفین لاہور کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔ عالمی تنظیم العارفین کے عہدیداران کی مداخلت سے تنگ آکر ستمبر 2000ء میں اس عاجز نے ماہنامہ مرآۃ العارفین کا دفتر داروغہ والا کے دفتر سے اپنے ملکیتی گھر A/4۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور منتقل کر لیا اور اکتوبر 2000ء کا شمارہ یہاں سے شائع ہوا یہ اصلاحی جماعت کا دفتر تھا اور اس عاجز کی زیر نگرانی کام کر

رہا تھا۔ اس کا افتتاح سلطان الفقر سلطان محمد اصغر علی پیر نے اپنے دست مبارک سے 18 نومبر 1998 (28رجب1419ھ) بروز بدھ شام 4 بجے اصلاحی جماعت کا پرچم لہرا کر فرمایا تھا۔ ماہنامہ مراۃ العارفین کو یہ عاجز فقر کی تعلیمات کے مطابق سلطان الفقر سلطان محمد اصغر علی کے وصال تک شائع کر تا رہا۔ لیکن آپ ہی کے وصال کے بعد اس ماہنامہ کا انتظام سلطان احمد علی نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آخر کار اگست 2004 میں اس خادم کو اس رسالہ سے فارغ کر دیا گیا اور طارق اسماعیل ساگر کو ایڈیٹر مقرر کر دیا گیا۔[11]

اسکے بعد سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سے کچھ وجوہات کی بنا پر یہ جگہ بھی لے لی گئی تاہم بعد میں مؤلف ہٰذا نے یہیں پر تحریک دعوت فقر ماہنامہ سلطان الفقر اور سلطان الفقر پبلیکیشنز(رجسٹرڈ) اور سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز کے دفاتر قائم کیے۔

جریدے کے اغراض مقاصد

مراۃ العارفین حضرت سلطان باھوؒ کی نسبت سے شائع ہونے والا مجلہ فلسفہ وحدانیت کا ترجمان ہے اور اس فلسفے کو عوام کے فہم و ادراک میں مثبت طرز سے سمونے کا اہم مقصد لیے ہوئے ہے۔ اسکے علاوہ مراۃ العارفین کے اولین بنیادی مقاصد میں اتحاد امت کا فروغ شامل ہے۔ یہ مجلہ اقبالؒ کے فلسفہ فکر "نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری" کا عملی ثبوت پیش کئے ہوئے ہے۔[12] معاشرے کے رجحانات اور بدلتے حالات کے پیشِ نظر جدید معلومات سے آگاہی اور اس حوالے سے اسلامی تعلیمات کی تطبیق سے عوام کو ہمکنار کرنا اس شمارے کے اغراض میں شامل ہے۔ الغرض اصلاح انسانیت کا پیمبر، اتحاد ملتِ بیضا کے لئے کوشاں اور نظریہ پاکستان کی روشنی میں استحکام پاکستان کا داعی ہے۔ یہ ماہنامہ تصوف و عرفان، ادب و معاشرت، قومی افق و عالمی حالات، معاشیات و اقتصادیات کا نظریہ پاکستان کی روشنی میں واحد ترجمان ہے اور اپنے انہی مقاصد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

چیف ایڈیٹر میگزین کے حالیہ چیف ایڈیٹر کے فرائض منصبی چیئرمین مسلم انسٹیٹیوٹ و سیکرٹری جنرل اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین "صاحبزادہ سلطان احمد علی" صاحب اپنی قائدانہ، بصیرت افروز اور تجربہ کار صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر باخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ سلطان باہو کی اولاد میں دسویں صف میں سے ہیں اور حضرت سُلطان محمد اصغر علیؒ کے دوسرے فرزند ہیں۔ ایک ریسرچ تھنک ٹینک "مسلم انسٹی ٹیوٹ" (اسلام آباد-لندن) کے چیئرمین اور اصلاحی جماعت (تحریک اصلاح) اور عالمی تنظیم العارفین کے سیکرٹری جنرل ہیں۔

سلطان آحمد علی نے دنیا بھر میں کئی فورمز اور کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کی ہے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر سو سے زائد مضامین شائع کیے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ آف پیس اینڈ ڈویلپمنٹ (INSPAD) کی طرف سے سالانہ ایوارڈ 2020ء میں انہیں دنیا کی دس بااثر شخصیات میں شامل کیا گیا ہے۔[13] ماہنامہ مراۃ العارفین کے ہر مجلے کے اداریے میں "دستک" میں مختلف موضوعات اور عنوانات پر مشتمل آپ کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ جماعت اور عالمی تنظیم العارفین کے سیکرٹری جنرل ہونے کے ناطے وہ اصلاحی جماعت کے زیر اہتمام سالانہ اجتماعات اور عوامی اجتماعات میں مختلف سماجی، روحانی اور فکر انگیز موضوعات پر لیکچر اور خطاب کرتے رہے ہیں۔ عربی، انگریزی، اردو تینوں زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے اس کے علاوہ فارسی بھی بہت زبردست طریقے سے بول لیتے ہیں۔

آپ کی چند تصانیف درج ذیل ہیں۔

- قلب و نظر کا اِنقلاب
- نظریہ توحید
- متاعِ مصطفیٰ ﷺ

- خانقاہی نظام
- قائدِ اعظم کا نصب العین
- سلطان الفقر کی نظریاتی میراث
- فریب خوردہ
- چمبے دی بوٹی

انکے علاوہ دیگر موضوعات جیسے اقبالّیات، اخلاقیات، موجودہ مسائل پر بھی آپ کی متعدد مضامین اور خطبات ہیں۔

ایڈیٹوریل بورڈ کے دیگر ممبران

ایڈیٹوریل بورڈ کے دیگر تمام ممبران نہایت دلجمعی اور باریک بینی سے اپنے فرائض و خدمات کو بخوبی نبھا رہے ہیں جن میں سید عزیز اللہ شاہ ایڈووکیٹ، مفتی محمد شیر القادری اور افضل عباس خان شامل ہیں۔ علاوہ ازیں محمد احمد رضا صاحب اور واصف علی صاحب بطور آرٹ ایڈیٹر اس ادارے سے منسلک ہیں۔[14] ان کے علاوہ بھی اس ادارے کو مزید ترقی دینے میں متعدد نمائندگان، ڈسٹی بیوٹرز اور تحقیقاتی ٹیم کے افراد اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

آفیشل ویب سائٹ

مذکورہ ماہنامہ کی مندرجہ ذیل آفیشل ویب سائٹ موجودہ دور میں اس ادارے کے مشمولہ مضامین کے حصول کو آسان بنا رہی ہے۔

https://www.mirrat.com/

اس ویب سائٹ پر اس ماہنامے کے تمام شماروں کی دستیابی کو ممکن بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس ماہنامے کا تعارف اور اسکے علاوہ آن لائن رابطے کے ذرائع ای میل وغیرہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، X (سابقہ Twitter) اور انسٹا گرام وغیرہ پر موجود اس ادارے کے دیگر اکاؤنٹس بھی اس حوالے سے فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔

اشاعتی حقوق

مذکورہ جریدے کے جملہ اشاعتی حقوق "العارفین پبلیکیشنز" کو حاصل ہیں۔ لوگو (Logo) اور گرافکس (Graphical layout) مذکورہ ماہنامہ کی شناخت کے لیے مندرجہ ذیل لوگو (logo) اپنایا گیا ہے۔

جریدے میں عموماً اس لوگو میں دائیں جانب جلد نمبر اور بائیں جانب شمارہ نمبر درج ہوتا ہے۔ تاریخِ اشاعت بمع ہجری کلینڈر کے مطابق بھی درج کرنے کے لیے اسی لوگو کی نچلی سطر متعین ہے۔ اشاعت پذیر ہونے والے جریدوں کے صفحات کو مرتب کرنے کا انداز اور دیگر Graphical layout اور مختلف رنگوں کا حسین امتزاج بھی اس ماہنامہ کو مایہ ناز بناتا ہے اور ان میں شامل ہونے والے ہر مضمون کے صفحات کے لیے علیحدہ رنگ بھی مضامین کے تشخص کو انفرادی اہمیت بخشتا ہے۔ مختصر یہ کہ اسکے سرورق سے لے کر آخری صفحہ تک ادارے کے آرٹ ایڈیٹرز کی کاوشیں نمایاں اور قابل تحسین ہیں۔

ڈیجیٹل دستیابی

موجودہ دور میں الیکٹرانک میڈیا نے جس قدر ترقی کی منازل طے کی ہیں اس سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں لوگوں کے تمام معاملات الیکٹرانک میڈیا کے گرد ہی گھومیں گے اور رسائل و جرائد ایک مخصوص طبقے تک محدود ہو کر رہ جائیں گے. ذرائع ابلاغ اور میڈیا ایک ایسی طاقت ہے جس کے ذریعے مسلم قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی اور اپنی منزل کا تعین کر سکتی ہے۔

موجودہ دور میں بہت سی معلومات جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے حاصل ہو جاتی ہے پھر بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس لحاظ سے عوام الناس دو طبقات میں منقسم ہے؛ ایک وہ جو آج بھی تصانیف کو براہ راست طبع شدہ صورت میں ہی پڑھنے کے خواہاں ہیں اسی بدولت آج بھی درجنوں رسائل و جرائد پابندی سے شائع ہوتے ہیں۔ اور دوسرا جدت پسند طبقہ جو الیکٹرانک میڈیا اور جدید ذرائع سے استفادہ حاصل کرتا ہے جسکی وجہ انکی آسان دستیابی ہے۔ تاہم آج بھی طبع شدہ (print) رسائل کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ برقرار ہے۔ لہٰذا عوام الناس کو مراۃ العارفین انٹرنیشنل کے رسائل کی طباعت کے علاوہ اس میں شائع ہونے والا تمام تر مواد باقاعدہ اور منظم صورت میں آن لائن دستیاب ہے اور انکی آفیشل ویب سائٹ پر بھی موجود ہوتا ہے۔

تحقیقی و علمی معیار

ادارہ اس ماہنامہ کے ہر شمارے میں شامل تمام تر معلومات کو علمی و تحقیقی اعتبار سے معیاری و بااعتبار بنانے میں بہت عمدہ کردار ادا کر رہا ہے اور یہ عمل اس مجلے کی خصوصیات میں سب سے منفرد اور نمایاں ہے۔ جریدے میں شامل تمام مواد کی تحقیق کے لیے علماء اور دیگر اعلیٰ تعلیم و تربیت یافتہ باشعور اور تجربہ کار ممبران کی باقاعدہ ٹیم متعین ہے جو اشاعت سے قبل تمام مضامین کی بخوبی جانچ کے لائحہ عمل کو یقینی بناتی ہے۔ ادارے کو اشاعت کی غرض سے ارسال کی گئی ہر تحریر کا اولاً ادارے کے چیف ایڈیٹر صاحبزادہ سلطان احمد علی بذات خود بغور جائزہ لیتے ہیں اس کے بعد اس تحریر کو مزید جانچ کے مختلف مراحل کو سر کرنے کے لیے ادارے کی تحقیقاتی ٹیم کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو انہی مضامین و آرٹیکلز کو اشاعت کے لیے مقرر کرتی ہے جو انکی تحقیق کی کسوٹی پر پورے اترتے ہوں۔ یوں شائع ہونے والے مضامین میں ممکنہ طور پر کسی بھی قسم کے سرقے اور غیر مستند و غیر معیاری معلومات کی عدم موجودگی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ یہ ادارتی معیار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مصنفین کی بدولت ہی ہے جن کی وجہ سے یہ رسالہ تمام مذہبی مجلات میں سب سے ممتاز ہے۔ نا صرف مجلے کی مشمولہ تحریر کے لیے عمدہ معیار مقرر ہے بلکہ اس مجلہ کے مشمولہ مضامین کے مصنفین یا تو مفتیانِ کرام ہیں بصورت دیگر ان کی تعلیمی سطح کم از کم ایم۔فل یا اس کے مساوی مقرر ہے۔ اسکے علاوہ اس مجلے میں اپنی تحریر شائع کروانے کے لیے مصنفین کو خاصی ہدایات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

موضوعات و خصوصی نمبر

مراۃ العارفین انٹرنیشنل بطور ایک مذہبی مجلہ مختلف موضوعات کا احاطہ کرتا ہے، جن میں شامل ہیں۔

قرآنی علوم

قرآن کی گہری تفسیر اور موضوعاتی مطالعے، جو قارئین کو مقدس متن کا جامع فہم فراہم کرتے ہیں۔

حدیث لٹریچر

نبی محمد (ﷺ) کی احادیث اور اعمال پر مرکوز مضامین جو ان کی معاصر اور اطلاقی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

اسلامی فقہ

اسلامی فقہ کے مختلف مکاتب فکر پر مباحث جو قانونی احکامات اور اخلاقی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں انکی ہر قسم کی فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر ترجمانی کی جاتی ہے۔ متعدد مضامین و آرٹیکلز کی بدولت احکام شرع اور مسائل کو منظرِ عام پر لایا جاتا ہے۔

اسلامی تاریخ اور تہذیب

اسلامی تاریخ کے واقعات و اہم شخصیات اور مسلم علماء اور رہنماؤں کی خدمات پر مبنی مقالہ جات و مضامین کو شامل کر کے معاصر مسائل

تصوف اور روحانیت

اسلام کے روحانی پہلو کی کھوج صوفی تعلیمات عمل اور شاعری پر مضامین جو قارئین کی روحانی زندگی کو مالامال کرنے کے لیے۔

باھوؒشناسی

یہ ماہنامہ چونکہ حضرت سلطان العارفینؒ کی نسبت سے شائع ہوتا ہے اس لیے ایک گوشہ باھوؒشناسی کا ہوتا ہے جس میں سلطان العارفینؒ کی تصانیف کا قسط وار حصہ شامل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حضور سلطان العارفینؒ کے پنجابی ابیات کی تشریح آسان فہم انداز میں کی جاتی ہے۔ مزید براں قرآن واحادیث کی روشنی میں آپؒ کے پنجابی ابیات کو پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ آپؒ کی حیات و تعلیمات کے حوالے سے علمی اور تحقیقی مضامین بھی شامل کئے جاتے ہیں۔

قومی و بین الاقوامی

ماہنامہ میں ملکی، علاقائی و بین الاقوامی مسائل پر مضامین شامل کئے جاتے ہیں۔ تحقیقی ادارہ مسلم انسٹیٹیوٹ انسانیت کو درپیش مسائل پر بالعموم اور بالخصوص اتحاد و امت و استحکام پاکستان کے فروغ کے لیے مختلف نوعیت کے عالمی ملکی و بین الاقوامی پروگرامز کا انعقاد کرتا رہتا ہے۔ جس میں دنیا بھر کے محققین نہ صرف ان مسائل پر گفتگو کرتے ہیں بلکہ ان مسائل کے حل کے لئے ممکنہ تجویز بھی پیش کرتے ہیں اور ان پروگراموں کی تفصیلی رپورٹ ماہنامہ مراۃ العارفین میں شائع کی جاتی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ معاصر مسائل، مسلم دنیا کو درپیش جدید دور کے چیلنجز، سماجی سیاسی اور اقتصادی مسائل کا تجزیہ، اور اسلامی اصولوں کے تحت حل تلاش کرنے اور ان پر روشنی ڈالنی کی غرض سے مختلف مضامین کو شامل کیا جاتا ہے۔

صلائے عام

اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین کے زیر اہتمام جانشین سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد علی صاحب مدظلہ الاقدس کی قیادت میں پاکستان کے مختلف اضلاع میں سالانہ ملک گیر دورہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں وقوع پذیر ہوتا ہے اس کی رپورٹ صلائے عام کے تحت ماہنامہ مراۃ العارفین میں شائع کی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ صلائے عام میں مرکزی جنرل سیکریٹری صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب کے مختلف عنوانات پر خطبات کو ایڈیٹنگ کے بعد شائع کیا جاتا ہے۔[15]

ماہنامہ مراۃالعارفین کے خصوصی نمبرز

ماہنامہ مراۃ العارفین مختلف موضوعات پر خصوصی شمارے شائع کرتا ہے جو عہد حاضر کی ضروریات و توجیہات کے تناظر میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں مسلم امت کے کشمیر و فلسطین جیسے تاریخی ایشوز شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حالات و واقعات اور تاریخی تناظر میں خصوصی نمبرز کی اشاعت کا بکثرت اہتمام کیا ہے جن میں ملی و قومی مسائل پر مبنی شمارے بھی شامل ہیں۔ ان خصوصی شمارہ جات کے لئے مختلف جامعات کے محققین اپنے مضامین میں ماہرانہ رائے سے عوام الناس کو آگاہ کرتے ہیں۔

شمارے کے خصوصی نمبرز یہ ہیں

- قرآن نمبر: اس میں فلسفۂ قرآن، قرآن، قرآن کی روشنی میں عصری علوم، دیگر تعلیمات اور ادبِ قرآن کے علاوہ مختلف مفسرین اور انکی تفاسیر سے متعلق آرٹیکلز کو شامل کیا جاتا ہے۔
- قائداعظم نمبر: دسمبر یا اگست میں شائع کیا جاتا ہے۔
- سلطان الفقر ششم نمبر: حضرت سلطان محمد اصغر علی صاحبؒ کی حیات و تعلیمات سے متعلقہ مقالوں پر مبنی ہوتا ہے۔
- اقبالؒ نمبر: فکرِ اقبالؒ اور عصر حاضر میں اقبالؒ کے افکار کو سہل اسلوب میں ڈھال کر عوام کے سامنے لانے کے لیے۔

- سیرت نمبر: یہ خصوصی نمبر رسائل کے ذریعے سیرت النبی ﷺ کی اشاعت و ترویج کی ایک کڑی ہے جو موجودہ دور میں قابل، منظم اور باشعور نفوس کے سیرت سے متعلق موضوعات پر تحریر کردہ جامع اور مفصل مضامین پر مبنی ہوتا ہے۔
- پاکستان نمبر: اس زمرے میں ماہِ اگست میں آزادیٔ پاکستان کی بابت شائع ہونے والے شمارے شامل ہیں۔
- فلسطین نمبر: مسئلہ فلسطین پر عالمی انصاف کے تقاضے اور سرزمین فلسطین کی تاریخی اہمیت و موجودہ حالات سے آگاہی پر قلم نگاروں کی حقائق کی منظر کشی کرتی تحریروں کو اشاعت پذیر کدنے کے لیے یہ خصوصی شمارہ جاری ہے۔
- ختم نبوت نمبر: عقیدہ ختم نبوت، اس عقیدے کا تحفظ اور کاذب مدعیان نبوت سے آگاہی وغیرہ پر لکھے گئے مضامین اس نمبر کے شماروں میں شامل کیے جاتے ہیں۔
- جوناگڑھ نمبر: جوناگڑھ جو قیام پاکستان سے قبل ایک نوابی ریاست تھی اور جسکے پاکستان کے ساتھ الحاق کی منظوری دے دی گئی تھی لیکن 9 نومبر 1947ء کو بھارت نے فوجی کاروائی کرتے ہوئے اس ریاست پر جبری قبضہ کر لیا اور اسے اپنے صوبے میں ضم کرنے کی کوشش آج بھی جاری ہے۔ اس تنازعے کے تاریخی حقائق سے متعلقہ تحریر اس مذکورہ نمبر میں شامل کی جاتی ہے۔ اس ادارے نے ان تاریخی معلومات کو باقاعدہ کتاب کی صورت می بھی شائع کیا ہے۔
- ذوالنورین نمبر: ذوالنورین یعنی "دو نور والا" جو کہ حضرت عثمان غنیؓ کا لقب حضور اکرم ﷺ کی یکہ بعد دیگرے دو صاحبزادیوں سے نکاح ہونے کی سعادت کی بدولت ہے۔ لہٰذا آپؓ سے متعلقہ قابلِ شائع آرٹیکلز اس زمرے میں آتے ہیں۔
- امام اعظم نمبر: یہ خصوصی نمبر امام ابو حنیفہ کی حیات و تعلیمات اور فقہ حنفی سے متعلقہ عام فہم آرٹیکلز کے لیے ہے۔
- غزہ نمبر: غزہ کے حالات اور وہاں اسرائیلی فوج کی جانب سے مسلسل جارحیت کے خلاف مظلوم کی آواز بننے کی غرض سے اور انکی دردناک حقائق کو سامنے لانے کے لیے دسمبر 2023ء کو یہ خصوصی نمبر جاری کیا گیا۔ تاہم باقی اور حالیہ شماروں میں بھی اس ظلم پر ضرور قلم اٹھایا جاتا ہے۔
- امام جعفر صادق (رضی عنہ) نمبر: اس ضمن میں امام جعفر صادق کی حیات، خدمات و تعلیمات اور آپ کے متعلق آئمہ کرام کی تحریروں پر مبنی جائزے اور دیگر آرٹیکلز کو شمار کیا جاتا ہے۔
- سیدنا امام حسین (رضی اللہ عنہ) نمبر: واقعات کربلا، نواسۂ رسول ﷺ کی حیات و شہادت اور اس متعلق مختلف علماء، شعراء و محققین کے تحقیقی آرٹیکلز و مضامین کو منظر عام پر لایا جاتا ہے۔ رواں سال کے ماہ محرم کی نسبت سے جولائی کا شمارہ سیدنا امام حسینؓ نمبر تھا۔
- تعلیمات غوثیہ نمبر: جس میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی حیات کے مؤثر واقعات، آپ کی تعلیمات اور سلسلۂ قادریہ کے متعلق مختلف آرٹیکلز شامل ہوتے ہیں۔

ماہنامہ مراۃ العارفین دینی و دنیوی، ملی و قومی، ملکی و بین الاقوامی، تاریخی و فکری، معاشی و معاشرتی الغرض منفرد و مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے شائع کرتا ہے۔ مزید یہ کہ مسلم انسٹیٹیوٹ کی جانب سے اتحادِ امت اور استحکامِ پاکستان پر مبنی پروگراموں کی رپورٹس بھی شامل کی جاتی ہیں جبکہ اصلاحی جماعت کے پلیٹ فارم سے منعقدہ پروگراموں کی تفصیلات بھی اس ماہنامہ میں شائع ہوتی ہیں۔[16]

مضامین

عصرِ حاظر کے قارئین کی مختلف انواع کے اعتبار سے ہر قاری دستیابی وقت اور ذاتی دلچسپی کے مطابق اسلامی تعلیمات سے متعلق وسیع و عریض علم میں سے بیک وقت چند مخصوص گوشوں سے مستفید ہونا چاہتا ہے اور متعدد موضوعات کو جامع انداز سے ایک نظر میں سمیٹنا چاہتا ہے۔ اسی کے پیشِ نظر عموماً یہ ماہنامہ تقریباً 50 صفحات پر مشتمل ہوتا ہے جس میں نہایت جامع اور عمدگی کے ساتھ مختلف انواع کے آرٹیکلز کو شامل کیا جاتا۔ گزشتہ سطور میں اس رسالے کے مشمولہ مضامین کے تحقیقی معیار و نوعیت بیان کر دی گئی ہے۔ مضامین و آرٹیکلز کے اسلوب و جامعیت کی بات کی جائے تو عمومی طور پر تمام مضامین عام فہم اور اپنے اپنے موضوعات کے اعتبار سے اعلیٰ علمی معلومات پر مبنی ہوتے ہیں۔ کسی بھی تحریر کو اسکا اسلوب بلاشبہ منفرد بناتا ہے اور ہر مصنف کا طرزِ تحریر اور اسلوب مختلف ہی ہوتا ہے۔ اس ماہنامے کے قارئین کی زائد تعداد کی بدولت ہر مقالہ ہی منفرد ہے۔ اس میں قریباً تمام قسم کے مذہبی مضامین شامل کیے جاتے ہیں۔ حالیہ ماہ (اگست) کے شمارے کی بات کی جائے جو کہ خصوصی طور پر "پاکستان نمبر" کی بابت شائع ہوا اس میں ملکِ پاکستان کی معیشت، ٹیکنالوجی، بین الاقوامی سیاست، سماج، ثقافت اور قومی زبان کے الگ گوشے مختص ہیں۔ ہر گوشے میں موضوع کے مطابق مختلف مصنفین کی تحریروں پر مبنی مقالوں نے نہ صرف ملکی حالات پر روشنی ڈالی بلکہ ان امور کی بہتری کی جانب بھی توجہ دلائی۔

اثر اور پہنچ

جریدہ کا وسیع قارئین کا حلقہ مختلف ممالک اور براعظموں تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کا اثر اس کی صلاحیت میں نمایاں ہے کہ وہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان اسلام کے فہم کو فروغ دیتا ہے۔ اپنی تحقیقی مضامین اور باریک بین تبصروں کے ذریعے، مراۃ العارفین انٹر نیشنل نے اپنے قارئین کو تعلیم دینے اور حوصلہ افزائی کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اندرون ملک تو ہر شہر و ضلع میں اس ماہنامہ کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے جو اب بھی جاری ہے۔ ہر ضلع میں ادارے کے دفاتر اور مختلف بک سٹور سے ان جرائد کی دستیابی کے علاوہ تعلیمی اداروں و جامعات میں ڈسٹریبیوٹرز کی بدولت ہر ماہ کا شمارہ مفت بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ جہاں طلباء اور اساتذہ کرام دونوں ان فراہم کردہ شماروں سے مستفید ہوتے ہیں۔

پاکستان سے باہر بھی دس ممالک میں یہ میگزین اپنے نمائیندگان کے توسط سے پہنچایا جاتا ہے۔ ان ممالک میں اٹلی، انگلینڈ، ساؤتھ افریقہ، سعودی عرب، چین، فرانس، کینیڈا، متحدہ عرب امارات، ملائشیاء، یونان شامل ہیں۔[17] بیرون ممالک اس ماہنامے کی طباعت کے لیے باقاعدہ اشاعتی مراکز تو قائم نہیں کیے گئے تاہم اس کی طبع شدہ متعدد کاپیوں کی ترسیل باقاعدگی سے کی جاتی ہے۔

تحقیقی و تنقیدی جائزے

ماہنامے کے اعلیٰ معیار، مثبت نظریات اور مقبولیت کی بدولت اس پر کئی تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں تحقیقی مقالہ جات تحریر کیے جارہے ہیں۔ جن کا مقصد اس جریدے کی علمی و ادبی خدمات کو منظر عام پر لانا ہے۔ نا صرف یہ بلکہ کئی ریسرچ سکالرز اس مجلے سے مختلف معلومات اخذ کرتے ہیں اور اپنی تحقیق میں مستند معلومات کے تحت اس ماہنامہ کا حوالہ رقم کرتے ہیں۔ تصوف و روحانیت سے متعلق اردو زبان میں معلومات کے حصول کے لیے اس رسالے کا کوئی ثانی نہیں۔ مختلف تعلیمی اداروں کے کئی محققین نے اس ماہنامے کو ہی اپنی تحریر کا موضوع بنایا کسی محقق کی تحریر اس ماہنامے میں شامل ہونے والے فکرِ اقبالؒ سے متعلق مضامین کے تحقیقی جائزے پر مبنی ہے[18] تو کوئی اپنی تحقیق میں اس مجلہ کے فقط شرعی مسائل کے مطالعہ کا احاطہ کرتا ہے یا مخصوص عرصے کے سیرت نمبر کے شماروں کے مطالعاتی جائزے سے متعلق اپنا تبصرہ تحریر کرتا ہے۔[19] الغرض اس

ماہنامہ پر مختلف اوقات میں مختلف محققین نے اپنے تحقیقی سرمائے قلمبند کیے ہیں۔ مثبت فکر وخیال بلاشبہ شخصیت میں وقار پیدا کرتا ہے اور اسکے لیے بہترین ذہن سازی ضروری ہے لیکن آج کی مغرب زدہ سوچ وافکار کی حامل نوجوان نسل جو بداخلاقی وبد تہذیبی کو آزاد خیالی اور جدت تصور کرتی ہے اسے خودی اور اخلاق کے درس کی انتہائی ضرورت ہے۔ اس قدر گہما گہمی اور ہلچل کے شکار امت مسلمہ کے نوجوان جدت پسندی کی آڑ میں آج اپنی ذات کی حقیقت کو بھلائے بیٹھے ہیں اور اپنے نفس کے تابع ہوکر دنیا کی فنائیت کو فراموش کیے ہوئے ہیں۔

اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم

ایک سازش ہے فقط دین ومروت کے خلاف[20] دنیا کی آرائش اور جدید سہولیات وایجادات بے شک آسانیاں اور آرام مہیا کرتی ہیں لیکن انسان جس ذہنی وقلبی سکون کا متلاشی ہے وہ ظاہری چکاچوند پر مبنی طرزِ حیات میں نہیں بلکہ اس راہِ ہدایت ونجات میں مضمر ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ کی صورت میں انسان کو تھما دی۔ چنانچہ انسانیت کی اصلاح کی خاطر اپنے مذہبی وعلمی جریدوں کے فروغ کی ہر ممکن کوشش میں عملی طور پر پیش پیش مراۃ العارفین انٹرنیشنل کا مجلہ اپنی آسان دستیابی کی بدولت نہایت کارآمد ہے۔ لہٰذا اعوام الناس کو اس قدر معیاری اور جامع معلومات سے حتی المقدور فیضیاب ہونا چاہیے۔ جریدے کے تمام آرٹیکلز کا مذہبی تعلیمات سے بہرہ ور ہونا اور زمانہ شناس وروشن خیال اسلوب انسان کی اس فکری ضرورت کو پورا کرنے میں نہایت معاون ثابت ہو رہا ہے۔ لہٰذا نسلِ نو کے لیے یہ مذہبی جریدہ بلاشبہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اپنی قابلِ ذکر خدمات کی بدولت دیگر رسائل کے لیے بھی ایک مثال ہے۔ آج کا انسان زیادہ تر وقت موبائل وکمپیوٹر وغیرہ اور دیگر مصروفیاتِ زندگی میں صرف کرتا ہے لیکن اسی مصروف زندگی میں چند لمحات اپنی ذاتی اصلاح کی خاطر اس جریدے کے علوم سے ہمکنار ہونے میں صَرف کرے تو اپنی فکر وسوچ میں مثبت تبدیلی ضرور محسوس کرے گا۔ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ "جسے چاہتا ہے دانائی عطا فرما دیتا ہے، اور جسے (حکمت و) دانائی عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہو گئی، اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل ودانش ہیں۔"

امید ہے کی یہ جریدہ اپنے عمدہ معیار کو برقرار رکھتے ہوئے مملکتِ پاکستان کے استحکام وترقی کیلئے قومی وعالمی حالات ومسائل کے ممکنہ حل کو منظرِ عام پر لانے کے ساتھ اسلام کی کرنوں سے کئی ذہنوں اور مستقبل قریب میں اُبھرتے ستاروں کو منور کرے گا۔ تصوف وروحانیت کی حقیقی مثبت تصویر کشی سے اپنے قارئین کے شعور کو وسعت سے نوازے گا اور فکرِ اقبالؒ کی ترجمانی سے لوگوں کے خون کو گرمائے رکھے گا۔ ان شاء اللہ.

حوالاجات

[1] https://mofept.gov.pk/ProjectDetail/NjQ4ZTg2NjItOWM2NC00Y2IxLTkzMDgtMjU2OTFhMjA4NzNh

[2] https://www.ethnologue.com/country/PK/

[3] https://www.w3newspapers.com/pakistan/magazines/

[4] القرآن 19:24

[5] القرآن 104:3

[6] نوروالحسن، نوراللغات، حصہ چہارم، اشاعتہ العلوم برقی پریس، لکھنؤ، 1931ء ص516

[7] https://www.mirrat.com/ accessed 2-08-2024

[8] لئیق احمد، ماہنامہ مراۃ العارفین,پاکستان کا کثیر الاشاعتی عالمی مذہبی مجلہ، جون 2020ء
https://www.mukaalma.com/102159/ accessed 25-07-2024

[9] ایضاً

[10] سلطان محمد نجیب الرحمٰن، کلام مشائخ سروری قادری، سلطان الفقر پبلیکیشنز:لاہور ص 40، 2021ء

[11] سلطان محمد نجیب الرحمٰن، سلطان الفقر (ششم) حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تالیمات، سلطان الفقر پبلیکیشنز:لاہور، ص 66، 2016ء

[12] ایضاً mirrat.com

[13] https://alfaqr.net/en/sahibzada-sultan-ahmad-ali/

[14] مراۃ العارفین انٹرنیشنل، ماہنامہ، جلد 25، شمارہ 4، 2024ء

[15] www.mirrat.com

[16] ایضاً

[17] ایضاً mirrat.com

[18] بشریٰ پروین، ماہنامہ "مراۃ العارفین انٹرنیشنل" میں اقبالؒ شناسی (تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اقبالؒیات)، علامہ اقبالؒ اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، شعبہ اقبالیات، 2022ء

[19] حفصہ الیاس، ماہنامہ مراۃ العارفین کے سیرت نمبر 2020ء-2022ء کا تعارفی مطالعہ، (ایم-فل علوم اسلامیہ)، دی ویمن یونیورسٹی، ملتان، 2024ء

[20] اقبالؒ، کلیات اقبالؒ اردو، اقبالؒ اکادمی پاکستان، لاہور، 2000ء ص 581